

فکری مکالمہ

ایچ - پی - وی ویکسین

- ایچ پی وی ویکسین پر ہمارے گروپ میں کئی دنوں سے بحث جاری ہے۔ مختلف سوالات، خدشات اور اعتراضات سامنے آتے رہے ہیں۔ ہماری ایڈمن ٹیم اور دیگر ممبران ویکسین کے حوالے سے لوگوں کے ذہنوں میں پائے جانے والے شکوک وشبہات دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، تاہم اس مکالمے میں ہم نے صرف قدیر قریشی صاحب کے جوابات جمع کیے ہیں تاکہ قارئین کو ایک سائنسی اور مدلل نقطہ نظر ایک ہی جگہ مل سکے۔



سائنس کی دُنیا-سوشل میڈیا پر

Facebook Group 1:

https://www - facebook - com/groups/ScienceKiDuniya

Facebook Group 2:

https://www - facebook - com/groups/duniyaescience

YouTube Channel:

https://www - youtube - com/@sciencekiduniyagroup

Digital Library:

https://archive - org/details/@science_ki_duniya

Whatsapp Channel:

https://whatsapp - com/channel/0029VaQxhefDTkJviMBBs21p

تعارف

ایچ پی وی ویکسین پر ہمارے گروپ میں کئی دنوں سے بحث جاری ہے۔ مختلف سوالات، خدشات اور اعتراضات سامنے آتے رہے ہیں۔ ہماری ایڈمن ٹیم اور دیگر ممبران ویکسین کے حوالے سے لوگوں کے ذہنوں میں پائے جانے والے شکوک و شبہات دور کرنے کی کوشش کررہے ہیں، تاہم اس مکالمے میں ہم نے صرف قدیر قریشی صاحب کے جوابات جمع کیے ہیں تاکہ قارئین کو ایک سائنسی اور مدلل نقطہ نظر ایک ہی جگہ مل سکے۔

انتظامیہ:سائنس کی دُنیا

مورخہ 20 ستمبر 2025

نور الایمان صاحب

جنسی بے راہ روی نہ کرو، ویکسین کی ضرورت نہیں رہے گی۔

قدیر قریشی صاحب

کیا آپ اس بات کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ پچیس کروڑ کی آبادی میں ایک بھی شخص ایسا نہیں ہو گا جس نے اپنے شوہر یا اپنی بیوی کے علاوہ کسی سے جنسی تعلق نہیں کیا؟ جی نہیں ایسا کرنا اصولاً بھی ممکن نہیں ہے۔ ہم یہ کوشش کر سکتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو جنسی بے راہ روی کو کم سے کم رکھا جائے لیکن اسے صفر کبھی بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے یہ کہنا کہ اگر جنسی بے راہ روی نہ ہو تو ویکسین کی ضرورت نہیں رہے گی محض ایک جذباتی بیان ہے۔ یہ ایسا ہی ہے کہ اگر جرائم نہ ہوں تو پولیس کی ضرورت نہیں رہے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ جرائم ان ممالک میں کم ہوتے ہیں جہاں کی پولیس تگڑی ہوتی ہے۔

دانشمندی تو یہ ہو گی کہ ہم جنسی بے راہ روی کو کبھی کم سے کم رکھنے کی کوشش کریں اور اپنی بچیوں کو کینسر سے بچانے کے لیے انہیں ویکسین بھی لگوائیں کیونکہ اس بات کی گارنٹی بالکل بھی نہیں دی جا سکتی کہ ان کے شوہر اس وائرس سے بالکل پاک ہوں گے۔

نور الایمان صاحب

کیا آپ کو یقین ہے کہ ایچ پی وی سروائکل کینسر کی واحد وجہ ہے؟ ایسا بلکل بھی نہیں اور نہ یہ ویکسین سو فیصد موثر ہے۔ بچیوں کی اموات کی فکر ہو تو زچگی میں ہونے والے اموات کو کم کریں جو سروائکل کینسر سے پچاس گنا زیادہ ہے۔

قدیر قریشی صاحب

ہم ایسا کیوں نہیں کر سکتے کہ زچگی میں اموات کو بھی کم کرنے کی کوشش کریں اور سرویکل کینسر سے اموات کو بھی کم کرنے کی کوشش کریں؟

سرویکل کینسر کی سب سے بڑی وجہ ہیومن پیپلوما وائرس ہے۔ کوئی بھی دوا کبھی بھی سو فیصد موثر نہیں ہوتی۔ لیکن یہ ویکسین دوسری ویکسینز کی نسبت زیادہ موثر پائی گئی ہے۔ مثال کے طور پر ادھیڑ عمر کے لوگوں کو سردیوں کے آغاز میں فلو ویکسین اکثر لگائی جاتی ہے۔ فلو ویکسین کی اثر پذیری عموماً پچاس سے ساٹھ فیصد ہوتی ہے، یعنی فلو کی ویکسین لگانے والوں میں فلو سے اموات کی شرح ویکسین نہ لگانے والوں کی نسبت پچاس سے ساٹھ فیصد کم ہوتی ہے۔ فلو ویکسین اکثر ڈاکٹر ریکمنڈ کرتے ہیں کیونکہ اس سے فلو سے موت کا امکان نصف ہو جاتا ہے۔ ایچ پی وی کی اثر پذیری نوے فیصد سے بھی زیادہ ہے اس لیے اسے انتہائی کامیاب ویکسین سمجھا جاتا ہے۔

لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اگر لوگوں نے پہلے سے یہ طے کر رکھا ہو کہ یہ ویکسین نہیں لگوانی، تو پھر تو سو بہانے تلاش کیے جا سکتے ہیں اپنے اس فیصلے کو جسٹیفائی کرنے کے لیے۔

نور الایمان صاحب

لیکن اس کیلئے ماس ویکسینیشن کی ضرورت نہیں ۔ صرف ان کے لئے ویکسین میسر ہو جن کو خطرہ زیادہ ہو۔

قدیر قریشی صاحب

یہ کیسے معلوم ہو گا کہ کس بچی کو خطرہ نہیں ہے؟

نور الایمان صاحب

یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ کس کو خطرہ ہے؟ جس کو خطرہ ہے وہ بے شک ویکسین لگوائے ۔

قدیر قریشی صاحب

بھائی میرا آپ سے یہی سوال ہے کہ کیسے معلوم ہوگا کہ کس کو خطرہ ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بچی کا رشتہ اپنی دانست میں انتہائی شریف لڑکے سے کرتا ہے لیکن اسے نہیں معلوم کہ وہ لڑکا شادی سے پہلے جسمانی تعلقات قائم کر چکا ہے ،جس وجہ سے اس کے جسم میں اب یہ وائرس آچکا ہے۔ اگر اس لڑکی کو ویکسین نہیں لگی تو یہ وائرس شادی کے بعد اس لڑکی کے جسم میں منتقل ہو جائے گا اور اس بات کا واضح امکان ہے کہ اس لڑکی میں سروکس کینسر کا باعث بن جائے گا۔ اب آپ بتائیے کہ ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ اس بچی کو خطرہ ہے

یا نہیں ہے

اگر ہم تمام بچیوں کو یہ ویکسین لگا دیں تو مستقبل میں انہیں یہ فکر نہیں ہوگی کہ شادی کے بعد انہیں سروس کینسر کا خطرہ ہے یا نہیں۔

نور الایمان صاحب

ارے بھائی آپ کو کس نے بتایا ہے کہ یہ ویکسین سو فیصد کامیاب ہے۔ سروائکل کینسر کی وجوہات گوگل کریں تو پتہ چل جائے گا کہ ایچ پی وی کے علاوہ بھی یہ کینسر ہو سکتا ہے۔ چور کو پکڑنے کیلئے سارے گاوں کو حوالات میں بند نہیں کرتے۔ بلکہ صرف مشکوک افراد کو ہی تھانے لایا جاتا ہے۔ اسی طرح اس مرض کو بھی قابو کرنے کے لیے جن کو خطرہ ہے انہیں ہی یہ ویکسین لگانی چاہے۔ جن کو خطرہ ہے، گوگل آپ کو بتا دے گا، مجھ سے کہلوانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

رہا آپ کا فرضی سوال تو عرض ہے کہ یہ مرض جنسی بے راہ روی سے پھیلتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے اور اس کا ثبوت گزشتہ کئی دہائیوں کے اعداد و شمار ہیں۔ پھر بھی بازار حسن اور شوبز کے لوگوں کو خطرہ ذیادہ ہے۔ ان پر توجہ دیں۔

قدیر قریشی صاحب

آپ کے ذہن میں یہ بات کس نے بھر دی ہے کہ کینسر کا خطرہ صرف شوبز کے لوگوں کو ہوتا ہے کیا آپ نے یہ

ڈیٹا سٹڈی کرنے کی کوشش کی ہے کہ دنیا بھر میں جتنی خواتین کو سروکس کینسر ہوا ان میں سے کتنے فیصد کا تعلق شوبز کے شعبے سے تھا؟

لوگوں کو ویکسین لگانا اور بے قصور لوگوں کو حوالات میں بند کرنا اس قدر مختلف چیزیں ہیں کہ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ کوئی سمجھدار شخص انہیں دلیل میں اکٹھا کر سکتا ہے۔ ویکسین انفیکشن سے یعنی وائرس لگنے سے پہلے لگائی جاتی ہے، ورنہ ویکسین کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ معلوم کرنا اصولا بھی ممکن نہیں ہے کہ وائرس کس کو لگے گا۔ اور آپ کا یہ دعوی بھی غلط ہے کہ سروکس کینسر کی سب سے بڑی وجہ یہ ایچ پی وی وائرس نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایچ پی وی انفیکشن سروکس کینسر کی سب سے بڑی وجہ ہے یہ حقیقت بہت سے ڈیٹا سے ثابت کی جا چکی ہیں۔ اپ اپنے تعصبات کے دفاع کے لیے حقائق کو نہیں جھٹلا سکتے۔

لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے حقائق جاننے سے پہلے ہی رائے بنا لی ہو تو پھر حقائق اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

نور الایمان صاحب

جو شخص اپنی بات میں وزن پیدا کرنے کے لیے پچیس کروڑ کے مرد وزن کو جنسی بے راہ روی کا مرتکب گردانتا ہو اس سے بحث لا حاصل۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اس ضمرے میں آتے ہیں تو اپنی بچیوں کو لگوا لیجئے۔ میرے خاندان کے دو سو افراد اس ضمرے میں بالکل نہیں آتے۔ آپ بات کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کر رہے۔ ایچ پی وی سروئکل کینسر کی واحد وجہ نہیں۔ جن اعداد و شمار کو آپ مد نظر رکھ رہے ہیں، ان ملکوں

میں ٹین ایج سے جنسی تعلقات شروع ہوتے ہیں۔ آپ پاکستان کے کسی بھی بڑے ہسپتال کے سروائیکل سمیر کے اعداد و شمار اٹھا کر دیکھ لیں، ایچ پی وی نہ ہونے کے برابر ہے۔ ایچ پی وی ہمارا مسلہ ہے ہی نہیں تو پھر ہر بچی کو ویکسین کیوں لگائیں؟

قدیر قریشی صاحب

اس کمنٹ سے آپ نے ثابت کر دیا ہے کہ آپ سنجیدہ بحث کے قابل نہیں ہیں۔ اگر آپ کے ذہن میں یہ بات ڈالی جا چکی ہے کہ کسی بچی کو وائرس صرف اسی صورت میں لگ سکتا ہے اگر وہ خود جنسی بے راہ روی کی مرتکب ہو گی تو اس گھٹیا سوچ کو دوسروں پر مت تھوپیے۔

پاکستان میں ایچ پی وی کا انفیکشن ریٹ 4.7 فیصد ہے۔ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ ہماری آبادی میں خواتین میں سے 4.7 فیصد بھی انفیکٹڈ ہو سکتی ہیں۔ یعنی ایک کروڑ سے زیادہ خواتین اس انفیکشن کا شکار ہو سکتی ہیں لیکن چونکہ اس کی کوئی علامات نہیں ہوتیں اس لیے انہیں یہ علم نہیں ہوتا کہ وہ مستقبل میں سروکس کینسر کا شکار بھی ہو سکتی ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ یہ تمام خواتین خدانخواستہ جنسی بے راہ روی کا شکار ہیں۔ ہمیں یہ علم نہیں ہے کہ انہیں یہ وائرس کیسے لگا لیکن یہ فرض کیا جا سکتا ہے کہ ان میں سے اکثریت کو یہ وائرس ان کے شوہر سے لگا۔ اگر انہیں شادی سے پہلے یہ ویکیسن لگایا جاتا تو یہ خواتین اس وائرس کا شکار نہ ہوتیں۔

بچیوں کو یہ ویکسین لگا کر انہیں اس کینسر کے خطرے سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ حیرت ہے کہ لوگ ہنود و

یہود کی بات بیچ میں لا کر یا جنسی بے راہ روی کی دلیل لا کر لوگوں کو جذباتی طور پر بلیک میل کیوں کرنا چاہتے ہیں۔ کیا انہیں اپنی بچیوں کا مستقبل عزیز نہیں ہے؟

رضوان اسد خان صاحب

جناب نے یہ نہیں بتایا کہ یہ سرطان صرف اس وائرس سے نہیں ہوتا۔ اس کی اور بھی وجوہات ہیں۔ اور ان وجوہات سے ہونے والے سرطان کو یہ ویکسین بالکل بھی نہیں روک سکتی۔ اور وائرس سے ہونے والا سرطان جنسی تعلق سے ہی ہوتا ہے۔ دیگر ذرائع سے اس وائرس کے پھیلنے کا جو ذکر ہے، وہ اس قدر rare ہے کہ اسے نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ کہنے کا مطلب ہے کہ جو لوگ اس وائرس کے رسک پر ہیں، وہ ضرور لگوائیں، باقیوں کو ضرورت نہیں۔ یعنی ہمارے معاشرے میں پولیو کی طرح اسے mass vaccination کا حصہ بنانا ضروری نہیں۔

قدیر قریشی صاحب

آپ نے فرمایا: **"سرطان صرف اس وائرس سے نہیں ہوتا۔ اس کی اور بھی وجوہات ہیں"۔**

بالکل درست۔ اگر اس بارے میں آپ یہ ڈیٹا بھی فراہم کر دیں تو عنایت ہو گی کہ اس سرطان کے کیسز میں کتنے فیصد کیسز ایچ پی وی کی وجہ سے ہوتے ہیں اور کتنے کیسز کسی اور وجہ سے ہوتے ہیں۔

پھر آپ نے کہا کہ: **"جو لوگ اس وائرس کے رسک پر ہیں، وہ ضرور لگوائیں"۔**

اگر کسی پاکدامن لڑکی کی شادی کسی ایسے مرد سے ہوتی ہے جو شادی سے پہلے جنسی تعلقات رکھ چکا ہے اور اس کے جسم میں ایچ پی وی موجود ہے جو شادی کے بعد اس لڑکی کے جسم میں منتقل ہو جاتا ہے، تو اس صورت میں کیا کیا جا سکتا ہے؟ وائرس جسم میں داخل ہونے کے بعد تو ویکسین کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

رضوان اسد خان صاحب

پہلے سوال کا جواب: 99 پرسنٹ کیسز وائرس کی وجہ سے ہی ہوتے ہیں۔

دوسرا سوال: یہ لڑکی بھی تو رسک پر ہے اور میں نے بھی اپنی پوسٹ میں ذکر کیا ہے کہ ایسی لڑکیوں کو بھی ویکسین لگوانی چاہیے

قدیر قریشی صاحب

اس بحث کا منطقی نتیجہ تو یہی نکلتا ہے کہ تمام بچیوں کو یہ ویکسین لگوانی چاہیے کیونکہ کسی بچی کے مستقبل میں ہونے والے شوہر کے بارے میں یہ گارنٹی نہیں دی جا سکتی کہ وہ ایچ پی وی کا کیریئر نہیں ہوگا۔

رضوان اسد خان صاحب

یہ ایک cynical اپروچ ہے۔ میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔

قدیر قریشی صاحب

کیا آپ کے خیال میں یہ گارنٹی دی جا سکتی ہے کہ کسی بھی بچی کا ہونے والا شوہر اس وائرس کا کیریئر نہیں ہوگا؟

رضوان اسد خان صاحب

گارنٹی تو لڑکی کی اپنی بھی نہیں دی جا سکتی۔

قدیر قریشی صاحب

بالکل درست۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ ہر بچی کو یہ ویکسین لگائی جائے کیونکہ مستقبل میں ایسی کوئی گارنٹی نہیں کہ اس وائرس کا ایکسپوژر نہیں ہوگا

محمد شعیب صاحب

لیکن جب یورپ والے لعنتی کام کوئی بھی کرے گا تو اس کا نتیجہ انہیں بیماریوں کی شکلوں میں آئے گا۔یہاں پہلے بے حیائی پھیلاؤ، بیماریاں پھیلاؤ اور پھر دوائی بیچ کر پیسے کماؤ۔ اور اگر کوئی ان حقائق پر بات کرے تو ان پر الزامات لگاؤ اور مطمئن بے شرم بن جاؤ۔ کبھی وجوہات پر غور نہ کرو بس ویکسین سب کے منہ میں ٹھونسو۔

قدیر قریشی صاحب

کیا وائرس لعنتی کام اور شادی شدہ جوڑے کے جنسی عمل میں تفریق کر سکتا ہے؟

محمد شعیب صاحب

حلال رشتہ سے کبھی وائرس نہیں آتا۔ ہم بات وائرس کی وجہ پر کر رہے۔جب آگیا تو آپ اس کے علاج کی بات کر رہے۔ صرف بیماری پر بات کرنا اور اس کی وجہ کو ختم نہ کرنا یہ بھی دیانتداری نہیں۔

قدیر قریشی صاحب

اگر شوہر نے شادی سے پہلے سیکس کیا اور اس کی وجہ سے اس کے جسم میں وائرس آگیا۔ اس کی شادی کسی

کنواری لڑکی سے ہوئی۔ شادی کے بعد اس کی بیوی کو وائرس لگ گیا۔ اس وائرس سے اس خاتون کو کینسر ہو گیا۔ اگر اس لڑکی کو شادی سے پہلے ویکسین لگی ہوتی تو اسے کینسر نہ ہوتا۔

احمد صاحب

اللہ کرے کہ یہ ویکسین دوسری زندگی دے، لیکن ہم غیر مسلموں پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔

قدیر قریشی صاحب

محترم آپ شاید بھول رہے ہیں کہ اپ جس ڈیوائس سے یہ کمنٹ کر رہے ہیں وہ بھی نان مسلمز کی ہی ایجاد کرتا ہے۔ آپ اس ٹیکنالوجی کا استعمال کب چھوڑ رہے ہیں؟
کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ محض تعصبات اور نفرت کا شکار ہیں؟ جس ٹیکنالوجی سے آپ کو اپنا فائدہ محسوس ہو وہ ٹیکنالوجی استعمال کرنے میں تو آپ کوئی عار محسوس نہیں کرتے، لیکن جہاں بچیوں کے مستقبل کا سوال ہو وہاں آپ کی 'قومی حمیت' جاگ اٹھتی ہے؟

شفیق کنڈی صاحب

محترم یہ موبائل غیر مسلم نے ہمیں مفت میں نہیں دی جبکہ پولیو کے قطرے اور یہ کینسر اور دوسرے ویکسین

وہ مفت دیتے ہیں ، وہ بھی آپ کے گھر کی دہلیز پر۔ اور اگر آپ قطرے نہ پلائیں تو وہ زبردستی پلاتے ہیں اور آپ کے خلاف قانونی کارروائی سے بھی باز نہیں آتے۔ کیا ہم انہیں اتنے عزیز ہیں کہ وہ زبردستی ہمیں بیماریوں سے بچاتے ہیں وہ بھی ایسی بیماری جو آپ کو لگی بھی نہیں۔ بیماری کے بعد علاج کا تو سنا ہے لیکن بیماری سے پہلے علاج سمجھ میں نہیں آتا۔

قدیر قریشی صاحب

محترم یہ موبائل غیر مسلم نے ہمیں مفت میں نہیں دی۔

ہم جو لاکھوں روپے کے موبائل خریدتے ہیں، اس کا سارا منافع یہود و نصاریٰ کو جاتا ہے۔ اس پیسے سے وہ ویکسین بنا کر ہمیں مفت دیتے ہیں۔ آپ اس ٹیکنالوجی کا استعمال چھوڑ دیجیے تاکہ کہیں آپ کا پیسہ یہود و نصاریٰ کے ذریعے ہمارے خلاف استعمال نہ ہو رہا ہو۔

شب ظفر صاحب

یہود ونصاریٰ مسلمانوں کو ویکسین کے ذریعے ختم کریں گے۔ نیتن یاہو نے خود کہا تھا۔کہ مسلمانوں کو ختم کرنے کے لیے ہم میزائل استعمال کریں گے۔ڈرون اور جنگی طیارے ۔اور جو مسلمان بچ جائیں گے ان کو

ویکسین سے ماریں گے۔اور حکومت کو اتنا ہی احساس ہے تو خود ملکی سطح پر بنائیں ویکسین۔اپنی نگرانی میں۔یاکم ازکم اس ویکسین کو لیب سے ٹیسٹ کروائیں۔

قدیر قریشی صاحب

یہود و نصاریٰ کو ہمارے خلاف کسی سازش کی ضرورت نہیں ہے۔ہم خود اپنی جہالت ختم کرنے کے قابل نہیں ہیں یہی سب سے بڑی سازش ہے۔

مہرین گرمانی صاحبہ

جو لوگ ویکسینیشن کے خلاف ہوتے ہیں ان کی کوئی فکر نہیں ہوتی،ایسے لوگ دنیا کے ہر ملک میں ملیں گے۔باقی ویکسینیشن اور ویکسینز پر سب کچھ معلومات انٹرنیٹ پر مل جاتی ہے،جن کو چاہیے وہ سرچ کر سکتے ہیں۔

قدیر قریشی صاحب

محض فکرمند ہونا کافی نہیں ہے، خود کچھ سٹڈی بھی درکار ہوتی ہے۔ تعلیم یافتہ لوگوں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ

وہ اپنی ذمہ داری نبھائیں گے اور کوئی بھی بات کرنے سے پہلے کچھ سٹڈی کریں گے تاکہ انہیں درست اور غلط میں تفریق کا علم ہو۔

مجیب الرحمٰن صاحب

کیا یورپ میں تمام بچیوں کو ویکسین لگ چکی ہے؟

قدیر قریشی صاحب

جی نہیں۔ یورپ میں بھی کچھ جاہل ایسے ہیں جو اپنی بچیوں کو ویکسین نہیں لگواتے۔ لیکن بچیوں کی اکثریت کو یہ ویکسین لگ چکی ہے۔

نعمت اللہ نعمت صاحب

سر پھر بھی وہی سوال ہے کہ اگر وہ انسانیت کے اتنے ہی خیر خواہ ہیں تو غزہ والوں کی مدد کیوں نہیں کرتے۔ بھوک مہنگائی بے روزگاری نا انصافی اصل مسائل تو یہ ہیں اس پر کیوں کوئی بات نہیں کرتا۔

قدیر قریشی صاحب

کیا دنیا کا ہر مسئلہ غزہ کی امداد کرنے یا نہ کرنے سے منسلک ہے؟ غزہ کی بربادی کے مجرمان جو ہیں وہ سب جانتے ہیں، لیکن اس قدر سطحی سوچ تو نہ رکھیے کہ میڈیکل سائنس اور غزہ کے مسئلے کو ایک دوسرے سے منسلک کر دیں۔ یہ ویکسین تو تمام دنیا میں استعمال ہو رہی ہے۔ سعودی عرب سمیت تمام مسلم ممالک میں دی جا رہی ہے۔

راجہ فہیم صاحب

سرکار فری میں پیناڈول نہیں دیتی وہ پولیو اور اس طرح کی ویکسینیشنز کا پُرزور اصرار کریں گے تو شکوک وشبہات پیدا تو ہوں گے، اس میں تڑپنے والی کونسی بات ہے ؟

قدیر قریشی صاحب

آپ کی دلیل یہ ہے کہ غریبوں کو بھی لازماً پیسے دے کر کینسر سے بچاؤ کا بندوبست کرنا چاہیے۔ اگر حکومت ایسا بندوبست مفت میں کر رہی ہے تو اس کا واحد مطلب یہ ہے کہ یہ ضرور ہمارے خلاف کوئی سازش ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ نے (لاعلمی میں ہی سہی) ایک سازشی ذہن تیار کر لیا ہے جو اس قدر منفی سوچ رکھتا ہے کہ کسی بھی مثبت خبر کو سازش کے ساتھ منسلک کر لیتا ہے؟

راجہ فہیم صاحب

جو کوئی عقلی سوال اٹھائے اسے سازشی کہہ دو, غدار بنا دو، باغی کہہ دو۔ایسی سوچ کے حامل افراد خود سازشی ہوتے ہیں جو اپنی منطق دوسروں پر مسلط کرنے کے چکر میں اپنی رائے کی کمزوری ظاہر کر دیتے ہیں۔
سوال پھر وہی ہے، جو حکومت ایک پیناڈول غریبوں کو فری میں نہیں دے سکتی، وہ اتنے دھڑلے اور اصرار سے ایسی ویکسینیشنز کیوں لازم کرتی ہے ؟

جواب درکار ہے۔سوال در سوال نہ کریں جواب دیں۔

قدیر قریشی صاحب

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ویکسینیشن سے مستقبل میں اس قسم کے کینسر کا امکان بہت کم رہ جاتا ہے تو اس قسم کے کینسر کے مریضوں پر حکومت کا خرچ بھی کم ہو جائے گا۔ مستقبل میں خرچ کی یہ کمی موجودہ ویکسین کی لاگت سے زیادہ ہوگی۔ یعنی یہ مستقبل کے لیے ایک انویسٹمنٹ ہے۔

لیکن اگر آپ نے پہلے سے فیصلہ کر رکھا ہے کہ آپ درست ہیں اور دنیا بھر کے ماہرین صحت اس سازش میں شریک ہیں تو پھر کوئی ڈیٹا، کوئی دلیل آپ کو درست نہیں لگے گی۔

عرفان خان صاحب

جس ملک میں کرپشن، بے روزگاری، لوٹ مار، ڈاکہ زنی، مہنگائی کو کنٹرول کرنے کا کوئی نظام ہی نہیں، اور

تعلیم، صحت، عدل، انصاف، روزگار دینے کا کوئی نظام ہی نہیں وہاں پہ کوئی کس طرح یقین کرے کہ ویکسینیشن کی یہ مہم واقعی عوام کے فائدے کے لئے ہو رہی ہے؟

قدیر قریشی صاحب

یہ کس قسم کی دلیل ہے؟ آپ خود تعلیم یافتہ معلوم ہوتے ہیں اپ کے ہاتھ میں ایک ڈیوائس ہے جسے سرچ کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اب مصنوعی ذہانت سے سرچ کی بھی ضرورت نہیں ہے مصنوعی ذہانت خود سرچ کر کے مکمل جواب فراہم کر دیتی ہے کیا آپ خود سرچ کر کے یہ سٹڈی نہیں کر سکتے کہ یہ ویکسین بچیوں کے لیے محفوظ ہے یا نہیں ہے؟ بنا سوچے سمجھے صرف سازشی نظریات کو پھیلاتے رہنا تعلیم یافتہ لوگوں کا کام نہیں ہے۔

ذیشان صاحب

کیا ہم گورنمنٹ پر اعتبار کریں؟

قدیر قریشی صاحب

ماہرین کی اکثریت پر اعتبار کریں

صفدر صدیقی صاحب

سر قدیر! یہ ویکسین صرف 9 سے 14 سال کی لڑکیوں/بچیوں کو کیوں لگائی جارہی ہے۔ کیا اس سے بڑی عمر کی لڑکیاں/خواتین میں اس کے خطرات لاحق نہیں ہیں؟

اور دوسرا سوال یہ کہ جیسے آپ نے بتایا کہ/ہوسکتا ہے خاتون کا شوہر اس وائرس کا کیریئر ہو/تو کیا یہ وائرس صرف خواتین کے لیئے نقصاندہ ہے یا مرد حضرات بھی اس سے خطرے میں ہیں؟ یا ان پر یہ وائرس اس بیماری کی وجہ نہیں بنتا؟

قدیر قریشی صاحب

اس وائرس سے کینسر عموما خواتین میں زیادہ ہوتا ہے اسی لیے ویکسین میں پہلی ترجیح خواتین کو دی جاتی ہے۔ ہر ویکسین وائرس لگنے سے پہلے لگائی جائے تو ہی کام کرتی ہے اور یہ وائرس عموما جنسی تعلقات سے پھیلتا ہے۔ اس لیے خواتین کو یہ ویکسین شادی سے پہلے لگوانا ضروری ہے۔ شادی کے بعد ویکسین فائدہ اسی صورت میں دے سکتی ہے اگر وائرس لگنے سے پہلے پہلے ویکسین لگوائی جائے۔ لیکن چونکہ اس بات کا امکان موجود رہتا ہے کہ شادی کی رات شوہر کے ساتھ پہلی بار جنسی تعلقات قائم کرنے میں ہی یہ وائرس لگ جائے گا، اس لیے یہ ویکسین شادی سے پہلے لگوانا ضروری ہے۔ ہمارے ہاں چونکہ کئی گھرانوں میں بچیوں کی شادی نسبتاً کم عمر میں کر دی جاتی ہے اس لیے اسکول کی بچیوں کو یہ ویکسین لگوانا دانشمندی کا کام ہے۔

جلال چوہان صاحب

افریقہ میں 12سے 15سال کی کتنی ہی بچیوں کو بانجھ کر کے اب ایشیا میں آ رہا ہے ۔یورپ میں کیوں نہیں لگاتا جہاں ضرورت ہے۔ اور بڑی عمر کی عورتوں کو کیوں نہیں لگائی جا رہی جن کو ضرورت ہے،صرف بچیوں کو ہی کیوں

قدیر قریشی صاحب

آپ اس قدر غلط بیانی اس قدر دھڑلے سے کیسے کر لیتے ہیں؟ یہ ویکسین سب سے پہلے مغربی ملکوں میں ہی استعمال ہونا شروع ہوئی تھی۔ تمام ترقی یافتہ ممالک میں بچیوں کو یہ ویکسین لگائی جا رہی ہے۔

آپ نے جو سوالات کیے ہیں کیا آپ نے دیانت داری سے خود ان کے جواب تلاش کرنے کی کوشش کی ہے؟ جہالت کے رویے مت اپنائیے۔ آپ تعلیم یافتہ ہیں، ان سوالات کے جواب دیانتداری سے خود تلاش کیجئے۔ ان سب سوالات کے جواب موجود ہیں

بنا سوچے سمجھے سنی سنائی باتیں دہرا دینا تعلیم یافتہ لوگوں کا شیوہ نہیں ہے، جاہلوں کا رویہ ہے۔ اپنی تعلیم یافتہ ہونے کا ثبوت دیجئے۔

ابن حیدر صاحب

سر آپ نے اپنی تحریر میں واضح طور پر بتایا کہ اس HPV وائررس کا کیریئر مرد بھی ہو سکتا ہے، تو کیا اس وائرس سے مرد کو بذات خود کوئی نقصان نہیں ہوتا؟ اگر ہوتا ہے تو صرف خواتین کے لیے ہی بچاؤ کے لیے کیوں زور دیا جارہا ہے۔ پلیز اس پہلو کی وضاحت کر دیجیے۔

قدیر قریشی صاحب

اس وائرس سے مردوں میں حلق اور منہ کا کینسر ہو سکتا ہے لیکن اس کی شرح انتہائی کم ہے۔ دنیا بھر میں خواتین میں سروکس کا کینسر بریسٹ کینسر کے بعد دوسرا سب سے بڑا کینسر ہے جس سے دنیا بھر میں ہر سال لاکھوں اموات ہوتی ہیں۔ اب ہم جانتے ہیں کہ ایچ پی وی وائرس سروکس کے کینسر کا سب سے بڑا سبب ہے۔ اس لیے ویکسین میں پہلی ترجیح ایسے خواتین کی ہوتی ہے جو ابھی کنواری ہیں اس لیے انہیں یہ وائرس نہیں لگا۔ وائرس لگنے کے بعد ویکسین کام نہیں کرتی۔

مغربی ممالک میں اب یہ ویکسین لڑکیوں اور لڑکوں دونوں کو لگائی جا رہی ہے لیکن ہمارے ہاں چونکہ ابھی اس مہم کا اغاز ہی ہوا ہے اس لیے بچیوں کو ویکسین لگانا لڑکوں کی نسبت کہیں زیادہ اہم اور کینسر کم کرنے کے لیے کہیں زیادہ کارگر ہے۔

حلیم بلوچ صاحب

سر مگر کوویڈ 19 کے ٹائم بھی یہی کہا گیا تھا کہ اس ویکسین کے بہت فائدے ہیں اور تقریباً 80 سے 90 لوگوں نے دہشت، حکومتی دباؤ اور صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے ویکسینیشن کروائی تھی اور اس کے بعد نا صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر سے 2019 کے بعد لوگوں میں کارڈیک اریسٹ کے کیسز میں خطرناک حد تک اضافہ ہوگیا تھا جس میں اس ویکسین کا بلواسطہ یا بلا واسطہ ہاتھ تھا۔

قدیر قریشی صاحب

محترم یہ محض ایک سازشی نظریہ ہے، حقیقت نہیں ہے۔ کیا آپ نے شماریات سٹڈی کیے ہیں کہ کتنے کینسرز اور کارڈیک ایریسٹ کی وجہ کورونا ویکسین پائی گئی ہے؟

حافظ رحمت اللہ

سر ویکسین کے سائیڈ ایفیکٹ شروع ہو چکے ہیں۔ اس کا ذمہ دار کون ویڈیو میری اکاؤنٹ پر موجود ہے، دیکھ سکتے ہیں اور ہمارے ہاں منڈی بہاوالدین میں ایک لڑکی کی حالت فورا خراب ہو گئی ہے۔

قدیر قریشی صاحب

ویکسین کے سائیڈ ایفیکٹس بہت کم لوگوں کو ہوتے ہیں اور جن کو ہوں انہیں بھی صرف ایک دو دن کے لیے ہوتے ہیں۔ ہر دوا کا سائیڈ افیکٹ ممکن ہوتا ہے۔ دوا اس لیے لی جاتی ہے کہ عمومی طور پر اس کے فوائد کہ اس کے ممکنہ نقصانات سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں۔ اکا دکا کیسز کو بنیاد بنا کر ہم یہ فیصلہ نہیں کر سکتے کہ ویکسین کے نقصانات اس کے فوائد سے زیادہ ہیں

علی عمران صاحب

ایچ پی وی کا ورٹیکل ٹرانسمیشن کوئی عام صورتحال نہیں ہے، بہت کمیاب معاملہ ہے اس میں بھی بچہ ریکور کر جاتا ہے دوسری بات آپ نے بولا یہ لیبارٹری ٹیکنیشن کی غلطی سے بھی لگ سکتا ہے تو برائے مہربانی اس پر ذرا روشنی ڈالیں کہ لیبارٹری ٹیکنیشن کے غلطی سے ایچ پی وی کس طرح لگ سکتا ہے؟

قدیر قریشی صاحب

اگر کسی ٹیکنیشن نے کسی ایچ پی وی پازیٹیو پیشنٹ کےپیپ سمیر ٹیسٹ کے بعد انہی ٹولز سے کسی ایچ پی وی نیگیٹیو پیشینٹ کاپیپ سمیئر ٹیسٹ کر لیا تو وائرس اس نئے پیشنٹ میں منتقل ہو سکتا ہے۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے،کیونکہ پیپ سمیئر کے لیے ڈسپوزیبل ٹولز استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن دیہاتی علاقوں میں جہاں اچھی

فیسیلیٹیز یسر نہیں ہیں، ٹولز مناسب طور پر ڈس انفیکٹ نہیں کیے جاتے،پیپ سمیئر وغیرہ کے لیے ٹرینڈ سٹاف یسر نہیں ہے، میڈیکل ٹولز سے انفیکشن ایک سے دوسری خاتون کو لگ سکتی ہے۔

علی عمران صاحب

سر آپ قابل احترام ہے ۔ میرا خیال نہ ہونے کے برابر اندیشہ ہے۔ کسی لیبارٹری میں شاید ہی ایسی غلطی ہوتی ہو اور شاید ہی ایسا کیا ہو۔ نہ آج تک ایسا کیا رپورٹ ہوا ۔ یہ تھیوریٹیکل حدتک ایک امکان ہے وہ بھی مکمل درست نہیں باقی عملی طور پر نہیں ہوتا ۔

یہ مکمل یا نا مکمل جنسی تعلق سے پھیلتا ہے،جو بنیادی وجہ ہے۔ اس پر فوکس کرنا چاہئے ۔

قدیر قریشی صاحب

پہلا فوکس بچیوں کو کینسر سے بچانا ہونا چاہیے،اس کے لیے ہمیں ہر ممکن طریقے سے کوشش کرنی چاہیے۔ زندگی بھر ایک ہی سیکسول پارٹنر رکھنا بھی اس کوشش کا حصہ ہے اور بچیوں کو ویکسین لگا کر کینسر سے محفوظ کرنا بھی اس کوشش کا حصہ ہے اور دونوں بہت اہم ہیں۔

ایکوا مرین صاحب

لیکن 18 ستمبر کو، یعنی دو دن پہلے، انہوں نے چند بہت عام ویکسینز پر پابندی لگا دی ہے۔یہاں برطانیہ میں لوگ ویکسینز کے خلاف سخت ردِعمل دے رہے ہیں کیونکہ انہوں نے اس کے وسیع پیمانے پر صحت کے مسائل برداشت کیے ہیں، اور مجھے حیرت ہے کہ کچھ لوگ سائنس کے نام پر اندھا دھند اس کی پیروی کر رہے ہیں۔

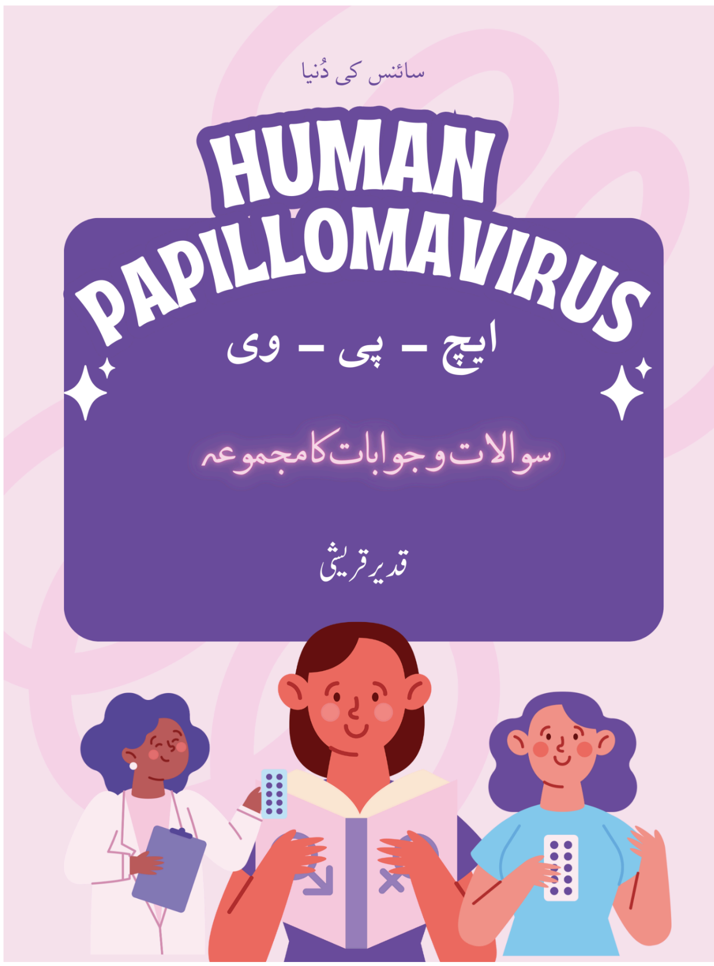
مغرب پچھلے 50 سے 60 سالوں سے اس سب سے گزر رہا ہے اور اب اس کے نتائج بھگت رہا ہے۔ براہِ کرم دنیا بھر کو دیکھیں، اس سے پہلے کہ ان ویکسین کمپنیوں پر بھروسہ کریں جو لوگوں کو وسیع ضمنی اثرات سے لاعلم رکھنے پر مقدمات کا سامنا کر رہی ہیں۔

قدیر قریشی صاحب

یہ سب اس لیے ہے کیونکہ اس وقت امریکہ کی حکومت نااہل لوگوں کے ہاتھ میں ہے، اور صحت و انسانی خدمات چلانے کے لیے ایسے شخص کو چُن لیا گیا ہے جو بالکل نااہل ہے، جس نے زندگی کے بارے میں سازشی نظریات پھیلائے ہیں اور جو کسی بھی میدان میں تربیت یافتہ ماہر نہیں ہے۔ اُسے دنیا کے امیر ترین ملک کے صحت سے متعلق فیصلے کرنے کا ذمہ دار بنا دیا گیا ہے۔

اس نے اُن تمام ماہرین کو برطرف کر دیا ہے جنہوں نے اپنی پوری زندگی طب کے میدان میں گزاری تھی اور اپنی ٹیم میں ایسے ہی بیوقوف سازشی نظریات پھیلانے والوں کو شامل کر لیا ہے۔ امریکہ کی تمام بڑی میڈیکل پروفیشنل تنظیموں نے اُسے، اُس کی ٹیم کو، اور اُس کی سفارشات کو یکسر مسترد کر دیا ہے۔یہاں تک

کہ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنی سفارشات خود دیں گے، کیونکہ اُن کے خیال میں یہی مریضوں کے بہترین مفاد میں ہے، اور انہوں نے عوام کو کھلے عام کہا ہے کہ نئی CDC سفارشات پر عمل نہ کریں کیونکہ اُن کی کوئی سائنسی بنیاد نہیں ہے۔



ایچ-پی-وی سے متعلق متفرق سوالات و جوابات پر مبنی کتابچہ پڑھنے کے لیے اس لنک پر جائیے!
https://archive.org/details/20250920_20250920_0502